126389 - منگنی کے وقت تعلیم مکمل کرنے کی شرط رکھی جائے تو کیا تعلیمی اخراجات خاوند کے ذمہ ہونگے ؟

سوال

میرے لیے ایك بااخلاق اور دینی رشتہ آیا اور جب مجھے شرعی طور پر دیکھنے کی باری آئی تو یرے میرے والد نے میرے منگیتر کو کہا کہ بچی میٹرك کے بعد اپنی تعلیم مکمل کریگی، منگیتر کا جواب تھا کہ اگر شرعی تعلیم ہوئی تو کوئی مانع نہیں.
لیکن عقد نکاح کے وقت کوئی شرط اندراج نہیں کی گئی کیونکہ ہمارے ہاں شروط نہ لکھنے کا رواج ہے، جس پر منگنی کے وقت اتفاق ہو جائے اسے دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں رہتی.
شادی کے بعد کوئی ایسی یونیورسٹی میسر نہ آ سکی جس میں اختلاط نہ ہو، اب کئی برس کے بعد ایك یونیورسٹی ملی ہے جہاں شرعی شروط کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے میں وہاں داخلہ لینا چاہتی ہوں، کیا میرے خاوند کو مجھے حصول تعلیم سے منع کرنے کا حق حاصل ہے ؟
اور کیا اگر میں تعلیم حاصل کروں تو تعلیمی اخراجات میرے خاوند کے ذمہ ہیں یا نہیں ؟ اور اگر میں خود تعلیمی اخراجات برداشت کروں تو کیا امتحانی سینٹر تك پہچانے کا خاوند ذمہ دار ہوگا، امتحانی سینٹر گھر سے تقریبا آدھ گھنٹہ کی مسافت پر ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عقد نکاح یا عقد نکاح سے قبل رکھی گئی شرط خاوند کو پورا کرنا ہوگی؛ کیونکہ رسول کریم صلی کا فرمان ہے:

" تمہارے لیے سب سے زیادہ وہ شرطیں پوری کرنے کا حق رکھتی ہیں جن کے ساتھ تم نے شرمگاہیں حلال کی ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2721) صحیح مسلم حدیث نمبر (1418).

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہتے ہیں، مگر وہ شرطیں جو کسی حلال کو حرام کریں، یا پھر کسی حرام کو حلال کر دیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1352) سنن ابو داود حدیث نمبر (3594) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے

صحيح قرار ديا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" آخرى بات يہ كہ نكاح ميں شروط تين قسموں ميں منقسم ہونگى:

پہلى قسم:

وہ شروط جن كا پورا كرنا ضرورى ہے، يہ وہ شرطيں ہيں جن كا فائدہ عورت كو ہوتا ہو، مثلا خاوند اسے اس كے گھر يا علاقے يا شہر سے كہيں دوسرى جگہ نہيں لے جائيگا، يا وہ دوسرى شادى نہيں كريگا... ان شروط كو پورا كرنا لازم ہے، اگر خاوند يہ شرط پورى نہ كرے تو بيوى كو فسخ نكاح كا حق حاصل ہے.

عمر بن خطاب اور سعد بن ابى وقاص اور معاويہ اور عمرو بن عاص رضى اللہ تعالى عنہم سے يہى قول مروى ہے " انتہى

ديكھيں: المغنى (9 / 483).

اس بنا پر جب آپ كے منگيتر كو بتايا گيا كہ آپ ميٹرك كے بعد اپنى تعليم مكمل كرنا چاہتى ہيں، اگر اس سے يہ مراد تھا كہ وہ آپ كو تعليم حاصل كرنے كى اجازت دے اور اس ميں ركاوٹ نہ ڈالے تو پھر خاوند كو يہ شرط پورا كرنا ہوگى.

اور اگر اس سے مراد يہ تھا كہ وہ تعليم حاصل كرنے كى اجازت بھى دے اور اس كے اخراجات بھى برداشت كرے تو خاوند پر اخراجات اور تعليم مكمل كرنا دونوں لازم كيے جائيں گے.

ليكن يہ مدنظر ركھنا ہوگا كہ آيا اس نے فرى تعليم حاصل كرنے پر موافقت كى تھى، يا كہ اس وقت معين اخراجات كے ساتھ.

اس ليے ہمارى تو يہى نصيحت ہے كہ اس سلسلہ ميں خاوند اور بيوى دونوں كو افہام و تفہيم سے كام ليتے ہوئے كوئى سمجھوتہ كرنا چاہيے، اور اس وقت شرط پر جس طرح اتفاق ہوا تھا اسے پورى كرنا واجب ہے، اس سلسلہ ميں خاوند اور بيوى دونوں كو ہى ايك دوسرے كا تعاون كرنا چاہيے.

رہا مسئلہ بيوى كو امتحانى سينٹر تك پہنچانا كس كے ذمہ ہے، اگر تو يہ شرط ميں شامل نہيں تھا تو خاوند پر لازم نہيں، بلكہ بيوى اپنے بھائى يا والد وغيرہ دوسرے محرم شخص كے ساتھ امتحان دينے جا سكتى ہے، يا پھر كسى سہيلى كے ساتھ چلى جائے.

لیکن ہم خاوند کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اس میں شدت اور سختی سے کام مت لے، بلکہ بیوی کے ساتھ حسن معاشرت کرتے ہوئے تعاون کرے، تا کہ دونوں میں الفت و محبت اور مودت قائم ہو.

واللہ اعلم